Registered

No. L. 89.

پنجاب نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۳) مطبوعہ ۹ جون ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستۂ اخبارات

اشتہار گورنمنٹ ہند ہوم ڈیپارٹمنٹ نمبری ۶ ۳ ۸ مورخہ ۷ - مارچ ۱۸۹۷ء جناب معلی القاب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اُن اختیارات کے رو سے جو جناب ممدوح کو وبائی بیماریوں کے ایکٹ (نمبر ۳ ۱۸۹۷ء) کی دفعہ ۲ کی ماتحتی دفعہ ۱ کے بموجب حاصل ہیں ہدایت فرماتے ہیں کہ کسی شخص کو جو یکم جنوری ۱۸۹۹ء سے ان ممالک میں جو جناب نواب گورنر بہادر بمبئی باجلاس کونسل کے زیر انتظام ہیں یا ریاست بڑودہ یا کسی ایسے دیسی والی ملک یا ریاست کے علاقہ میں جو زیر شاہنشاہی حضرت ملکہ معظمہ ہو [جس شاہنشاہی (کے اختیارات) کا نفاذ بذریعہ جناب نواب گورنر بہادر بمبئی باجلاس کونسل ہوتا ہو] سکونت پذیر ہو یا ان کے اندر گیا ہو یا ان میں سے گذرا ہو تا حکم ثانی برٹش انڈیا کے کسی بندرگاہ میں کسی جہاز پر بدیں غرض سوار ہونے کی اجازت نہ دی جائیگی کہ وہ برٹش انڈیا سے باہر کے کسی بندرگاہ کو بہ حیثیت مزدور یا تارک الوطن کے چلا جائے ؛

رسول بابا نام کشمیری جعل روپیہ بنانے کے جرم میں امرتسر میں گرفتار کیا گیا ہے ؛

نوجوان مہاراجہ بردوان نے امتحان انٹرنس پاس کیا ہے درجہ دوم میں نکلے ہیں ؛

ہندوستان کی مقناطیسی پیمائش عنقریب شروع ہوگی ؛

کراچی میں ہیضہ کا بڑا زور ہے ؛

مسٹر کار افسر رشتہ جنگلات ملک برما میں قایمقام انسپکٹر فورسٹ سکول مقرر کیے گئے ہیں ؛

مسٹر ڈبلیو سٹرٹن پولیٹیکل ایجنٹ کوئیٹہ مقرر ہوئے اور کپتان سٹوارٹ پولیٹیکل ایجنٹ مالوہ ہوئے ؛

ہندوستان کی برٹش پیادہ رجمنٹوں میں نان کمشنڈ افسروں کی تعداد اضافہ کرنا منظور نہ کیا گیا ؛

وادی چین میں ۲۰۰ مفسدوں نے سپرنٹنڈنٹ کے کمپ پر حملہ کیا ۶ قتل ہوئے ۲ گرفتار اور باقی مفسد بھاگ گئے ؛

لاہور میں ایک گروہ قماربازوں کا پکڑا گیا ؛

لاہور و قصور کی سڑک ڈاکوؤں سے پُرخطر سمجھی جاتی ہے ؛

بمبئی یونیورسٹی میں یہہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ جن مضامین میں طلبہ فیل ہو جائیں دوبارہ صرف انہیں مضامین میں امتحان لیا جاوے مگر گورنمنٹ نے اس تجویز کو نامنظور کیا صرف اتنا ہوگا کہ ماڈریٹر مقرر ہونگے تاکہ امیدواران امتحان پر سختی نہ ہونے پائے ؛

آنریبل نواب محمد علی خاں رامپوری اس جہان سے چلدیئے ؛

کانپور میں الزام رشوت ستانی میں ایک کنسٹبل اور ایک ہیڈ کنسٹبل پولیس گرفتار ہوئے ؛

چڑیاخانہ بمبئی میں دو سانپ ایک برند پر لڑپڑے اور بڑا سانپ چھوٹے سانپ کو نگل گیا اب صرف ایک سانپ رہ گیا ؛

گورکھپور میں ایک شیر شہر میں گھس آیا گیارہ آدمیوں کو پھاڑ ڈالا آخر ایک گھر کے اندر نشانہ بندوق بنایا گیا ؛

کھولی میں جہاں گرجا ہے کہتے ہیں کہ اس کے احاطہ میں خزانہ دفن ہے چاہتے ہیں کہ کھودیں ؛

لکھنؤ میں نیشنل کانگرس کے لئے تیاری کرنے لگے موزون جگہہ کی تلاش ہے جو بستی سے الگ ہو ؛

شملہ میں گورنمنٹ انڈیا کے تمام سیکرٹریٹ دفاتر کے لئے ایک علیحدہ عمارت بنے گی ؛

لاہور میں ایک عورت پکڑی گئی جو ایک سال سے مردانہ لباس میں بازاری مٹھیک میں رہتی تھی ؛

کرنل لاک صاحب ترکی عربیہ سے تشریف لائے رزیڈنٹ نیپال مقرر کئے جاوینگے ؛

نیپال میں بدھ مذہب سے متعلق قدیم قلمی نسخہ جات برآمد ہوئے ان کتابوں میں ایک نسخہ سکندھ پُران ہے ۱۳۰۰ برس کا پُرانا اور باقی کتابیں پالی زبان میں ہیں ؛

مسٹر اے - ایم - سٹاین رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی ۱۱ سالہ خدمت کے بعد مستعفی ہوئے اور اب مدرسہ کلکتہ کے پرنسپل ہوگئے ؛

روس میں شہنشاہ زار کی خاطر ایک اخبار کی علیحدہ اشاعت ہوتی ہے جس میں مضامین بالکل الگ اور خوشگوار ہوتے ہیں ؛

حضور ڈیوک آف کیناٹ نے ویلز کی سیر فرمائی پیبروک کاسل دیکھا حضور ڈچز آف یارک ہمراہ تھیں ؛

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر

ایڈیٹوریل کارسپانڈنٹس
پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی سی۔ اوپل صاحب
پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب۔ پادری جمیل سنگھ صاحب
مسٹر الیشع ناصر صاحب۔ مسٹر مسیح الدولہ صاحب
پادری کدارناتھ صاحب منت

جیتا پانی

عنوان بالا کے الفاظ عجیب سے معلوم ہوتے ہیں پانی کو تو سب کوئی جانتے ہیں کیونکہ اس کو پیکر پیاس بجھاتے ہیں لیکن جیتا پانی تو ضرور کوئی اور ہی چیز ہی یہہ صرف ایک مثال ہی خداوند یسوع مسیح نے اپنی ایک عمدہ تمثیل میں یہہ مثال دی ہی جب وہ وہ بدہ نیکی کرتا اور لوگوں کے دکھ درد دور کرتا اور نجات کی خوشخبری سُنا تا پھرتا تھا ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاتے ہوئے راہ میں ایک غیر مسیحی سامری عورت سے دین کے معاملے میں گفتگو ہوئی اور وہ۔ عورت خداوند یسوع مسیح سے ناواقف تھی اس نے کئی ایک باتوں کی خبر سُنکے اور کچھ سوال وجواب پوچھ کے حقیقت کو معلوم کیا اور جاکر اپنے گاؤں میں خبر دی اور بہت لوگ کلام سُننے کو گویا حاضر ہوئے اور ایمان بھی لائے۔

اس موقعہ پر خداوند یسوع مسیح نے اس سامری عورت کو جو اس وقت کوئے سے پانی کھینچ رہی تھی حسب موقعہ پانی ہی کی مثال دی اور اس پانی کا مقابلہ ایک اور پانی سے کرکے دکھلایا جس کی قدر ومنزلت اس کوئے کے پانی سے کہیں بڑھکر ہی اس کو جیتا پانی کہا وہ جیتا پانی دوسرے لفظوں میں آبحیات ہی خداوند یسوع مسیح نے اس عورت کو مژدہ نجات دیا کہ جس طور سے تو یہہ پانی کھینچکر پی جائیگی اور اپنی پیاس کو بجھائیگی اسی طرح سے میں لوگوں کو نجات کا پانی اور زندگی کا پانی دیتا ہوں جس کو پیکر گنہگار لوگ اپنی روح کی پیاس مٹا سکتے ہیں اور اپنے آپ کو مسیح موعود ظاہر کیا اور وہاں کے لوگوں نے اُسے قبول بھی کیا اور دوروز اپنا مہان رکھا۔

آجکل چونکہ موسم گرم ہی اور لوگ کثرت سے پانی کا استعمال کرتے ہیں اور پانی کی قدر سے بخوبی واقف ہیں اس مثال کو اچھی طرح سے سمجھیں گے اگر آج کل پانی نہ ملے تو یقیناً انسان تڑپ تڑپ کر جان دے دیوے پانی تو اس موسم میں آدمی کی جان ہی پیاسے مسافر کی حالت دیکھو کس طرح سے بیکل ہو جاتا ہی جان لب پر آجاتی ہی اور پانی پیکر وہ پھر تازہ دم ہو جاتا ہی اسی طور سے انسان کی روح نجات کی پیاسی ہی اور اگر اس کو نجات دستیاب نہو تو مانند پیاسے کے گنہگار انسان تڑپ تڑپکر مر جاویگا

اب خداوند یسوع مسیح نہ صرف اس سامری عورت کو بلکہ کل بنی آدم کو مجھکو اور اے ناظرین آپ کو بھی فرماتا ہی کہ اے پیاسو نجات کے پیاسو میرے پاس جیتا پانی موجود ہی یعنے نجات تیار ہی اب صرف مجھ پر ایمان لاؤ اور تم ہلاک نہ ہوگے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤگے اب دیر صرف تمہاری ہی اسکی نہیں وہ تو چاہتا ہی کہ پیاسے آبحیات لیویں اور پیویں وہ کچھ نقد بھی طلب نہیں کرتا بلکہ مفت میں آبحیات بخشتا ہی کیونکہ وہ گنہگاروں کو بچانا چاہتا ہی اسکی خوشی یہہ ہی ہی کہ اب جو کوئی خود نہ پیوے اور پیاسا مرنا چاہے تو اُسکی مرضی ۔

قواعد کانہائے ہند

ہندوستان میں کانہائے معدنیات میں بہت کچھ ترمیم کی گئی ہی اور یہہ اس خیال سے ہی کہ ہندوستان میں کانوں کے ڈھونڈھنے کا شوق ترقی کرے اور جس طرح ریلوں کے لئے بڑی کمپنیاں ہیں اسیطرح کانوں کی دیکھ بھال اور تحقیقات کیطرف زیادہ شوق دلایا جاوے۔ اب تک جو قواعد تھے وہ ایسے سخت تھے کہ کسی انگریز سرمایہ دار کو جرأت نہ ہوتی تھی کہ ادھر توجہ کرے لیکن جدید قواعد میں بہت نرمی کی گئی ہی۔ جو قطعہ زمین تلاش کان کے لئے لیا جاوے اس کے لئے۔ ۲ روپے فیصدی شاہی حقوق تھے اب ۱۵ روپے ہونگے پہلے صرف دو فٹ تک کھودنے کی قید تھی اب یہہ قید اُٹھا دی گئی ہی کہ دیکھ بھال کے لئے دو نہیں دس فٹ کھودیں مضائقہ نہ ہوگا۔ اس کے لیسنسوں کی نسبت رقبہ کی قیود اُٹھ گئی لیکن اور جہاں ضمانت کے لئے پانسو روپیہ داخل کرنا ضروری تھا وہاں صرف ایک سو روپیہ ہوگا پہلے کسی کمپنی یا مشترکہ جماعت کو اس کی اجازت نہ دی جاتی تھی اب اس کی عام اجازت ہی لوکل گورنمنٹ کی سفارش ضروری ہوگی لیکن وہ رقبہ کی نسبت نہیں بلکہ سایل کی ذات کی بابت ہوگی پہلے ایسا ہوتا تھا کہ ایک مرتبہ اجارہ لینے کے بعد چھوڑ دینا پڑتا تھا اور کچھ عرصہ چھوڑکر پھر وہی اجارہ دیا جاتا لیکن اب دس سال تک ہی تو اسکے ساتھ ہی اور دس سال تک بھی ہی اور یہہ سلسلہ برابر قایم رکھا جا سکتا ہی۔ قیمتی جواہرات کیلئے ۳۰ روپیہ فیصدی رائلٹی دینا پڑتا تھا۔ صرف ۱۵ روپیہ ہوگا کوئلہ کا رائلٹی دو آنہ فی مَن تھا ایک آنہ کیا گیا۔

مسیح کی تعلیم

بقیہ

پانچواں باب

خدا کی بادشاہت میں داخل ہونیکی شرطیں

دیکھو نورافشاں مطبوعہ ۲ جون ۱۸۹۹ء

(۴) ایک اور مثال ہے جیسا (لوقا ۱۴: ۳۳)

"سو اسی طرح جو کوئی تم میں سے اپنے سارے مال سے کنارہ نہ کرے میرا شاگرد نہیں ہو سکتا" بہت سے لوگ اس آیت کے لفظی معنوں پر خیال کرتے ہیں بیشک مسیح نے ایک آدمی سے کہا جو اس کے پاس آیا اور پوچھا کہ نجات حاصل کرنے میں کیا باقی ہے اس وقت مسیح نے جواب دیا (متی ۱۹: ۱) "اگر تو کامل ہوا چاہے تو جا کے سب کچھ جو تیرا ہے بیچڈال اور محتاجوں کو دے کہ تجھے آسمان پر خزانہ ملیگا تب میرے پیچھے ہو لے" مسیحی کلیسیا میں اس آیت کے لفظی معنوں پر خیال کرنے سے یوگ کا فرقہ ایجاد ہوا۔ تیسری صدی میں ایک نوجوان دولتمند مصری نے کسی گرجے میں یہہ پڑھتے ہوئے سنا اور اس کے لفظی معنوں کو اختیار کر کے پہلے جوگی بن گیا جس کا نام مقدس انتھونی تھا۔ ہم مسیح کے اس دعوی کو کیسا سمجھیں؟ اس کا کوئی نہ کوئی ضرور بھاری مطلب ہوگا اور اگر اس زمانہ کے سچے مسیحی بالکل غلطی میں نہیں ہیں تو جانیں گے کہ انتھونی کے موافق سب کچھ بیچدینا ہمارا فرض نہیں۔ یہی اس کا مطلب ہے کہ آدمی اپنے اور اپنے مال و اسباب میں جو جو دعوی اس زندگی میں کرتا ہے اس پر اپنا دل نہ لگاوے اُسے یہہ سمجھنا چاہئے کہ میں اُن کا مالک نہیں ہوں اور میں صرف ایک خانساماں کی مانند ہوں یہہ سمجھنا چاہئے کہ یہہ خدا کا ہے اور خرچ کرنے میں اپنی مرضی کے موافق نہ کرے لیکن خدا کی مرضی کے مطابق کرے ۔

اب مالک کے عوض خانساماں ہونا اگر سچے اور کامل دل سے یہہ تبدیلی ہوگی تو حقیقت یہی سب کچھ چھوڑنا ہے اپنے مال کو اپنا نہ سمجھنا نہ صرف دولتمند کو جس کے پاس مال کی کثرت ہے لیکن غریب کو بھی دنیوی امیدوں کو ترک کرنے میں مشکل معلوم دیتی ہے کسی کا قول ہے کہ "جتنے بھروسے اور آرزو سے دولتمند لوگ دولت کے پیچھے چلتے ہیں اتنے چھوٹے بھروسہ سے ہم غریب بھی اس کے پھندے میں گرفتار ہو سکتے جب دولت دو سے ہمیں اشارہ دیتی ہے" نجات اور خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کی شرطوں کی مشکلات اس انکار کی بابت مسیح کی اور اور باتوں سے ثبوت کو پہنچتی ہیں آدمیوں کو سمجھانے میں مسیح کو پسند آیا کہ وہ اس بات کی کامل سچائی کو اُن پر ظاہر اً بتادے جب ایک آدمی نے مسیح کی پیروی کرنے کے لئے یہہ کہا کہ "جہاں کہیں تو جائیگا میں تیری پیروی کرونگا" مسیح نے اس کو آگاہ کیا کہ میری پیروی سے صرف مفلسی کی امید ہے کیونکہ "لومڑیوں کے لئے ماندیں ہیں اور چڑیوں کے لئے بسیرے۔ پر ابن آدم کے لئے اتنی جگہہ نہیں کہ اپنا سر رکھے"۔

پھر جب اُس نے دوسرے آدمی کو اپنی پیروی کے لئے بُلایا تو اس آدمی نے کہا "ای خداوند مجھے رخصت کر کہ پہلے جا کے اپنے باپ کو گاڑوں" شاید اس کی مراد یہہ تھی کہ جب تک میرا باپ نہ مرے اس کے ساتھ رہوں لیکن یسوع نے کہا "جانے دے کہ مُردے اپنے مُردوں کو گاڑیں پر تو جا کے خدا کی بادشاہت کی خبر دے" پھر جب دوسرے نے اس سے کہا کہ "ای خداوند میں تیرے پیچھے چلونگا لیکن پہلے مجھے جانے دے کہ اپنے گھر کے لوگوں سے رخصت ہو آوں" یسوع نے جواب دیا کہ (لوقا ۹: ۵۷) "جو کوئی اپنا ہاتھ ہل پر رکھ کے پیچھے دیکھتا ہے یعنے اپنے دل کو دنیوی زندگی کی چیزوں پر لگاتا ہے وہ خدا کی بادشاہت کے لائق نہیں" اور دولتمند جوان کے ذکر میں یوں کہا کہ "یہہ آسان ہے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا نسبت اُس کے کہ دولتمند آدمی خدا کی بادشاہت میں داخل ہووے" بیشک اس ترک اور انکار کے عوض میں بھاری اجر ملنے کا وعدہ ہے اور یہہ اجر نقصان اور جدائی کی تکلیف سے کہیں زیادہ ہے۔ نجات اور ابدی زندگی ایسی بزرگ بخشش ہے جن کے عوض ہماری بھاری چیزوں کا چھوڑنا لازم ہے اور مسیح تاکید اور تفصیل کے ساتھ یوں فرماتا ہے کہ "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں ایسا کوئی نہیں کہ جس نے گھر یا بھائیوں یا بہنوں یا باپ یا ماں یا جورو یا لڑکے بالوں یا کھیتوں کو میرے اور انجیل کے لئے چھوڑ دیا ہے جو بالفعل اس جہان میں سوگنا نہ پاوے گھر اور بھائی اور بہن اور ماں اور لڑکے اور کھیت کے ساتھ اور آنے والے جہان میں ہمیشہ کی زندگی پاویگا۔ مسیح جسے خدا نے بھیجا اس پر ایمان لانا ہی ہر ایک مسیحی کا اصلی کام ہمارا خداوند بتلاتا ہے دیکھو (یوحنا ۱۰: ۲۹) یہی ایمان اندیکھی چیزوں کا ثبوت اور خدا کے وعدوں کو حاصل کی ہوئی بات سمجھتا ہے اس سے آدمی اپنی ساری زندگی کو بدل سکتا اور ہمیشہ کی زندگی کی بخشش کو قبول کر سکتا

ہاں اگر اس بدلہ میں سارے نقصان بھی اٹھایگا جو مسیح نے اوپر بتائے ؛ باقی آیندہ۔

خداوند یسوع مسیح کی فوقیت

بانیانِ ادیان جو مذہبی دنیا میں مختلف زمانوں اور وقتوں میں نمود ہوکر اپنا نام لوگوں کے دلوں پر منقش کر گئے اور اپنی اپنی تعلیمات کے سورج کو اپنے وقت میں جلوہ نما کرکے دکھلا گئے اور اپنی یادگار کے لئے کوئی نہ کوئی تحریری نوشت چھوڑ گئے جن کے وسیلے سے اُن کا کچھ مختصر حال عیاں ہوتا ہی اُن سب میں سے اگر انصاف کی نظر سے دیکھو ہر ایک امر میں جس کو فوقیت حاصل ہی وہ خداوند یسوع مسیح ہی ؛

امور ذیل سے خداوند یسوع مسیح کا سب پر فوقیت لے جانا ثابت ہوتا ہی۔

امر اول۔ وہ سب مثلاً کرشن۔ منی۔ پیر۔ گورو۔ نبی وغیرہ آدم کی اولاد اور زمینی تھے مگر خداوند یسوع مسیح ابن اللہ اور رُوح اللہ اور کلام اللہ ذاتِ الٰہی رکھتا ہوا آسمانی اور اُوپر سے تھا۔

امر دویم۔ اُن کی پیدایش سے آگے کوئی پیشینگوئی اُن کے ظاہر ہونے کی نسبت نہیں دی گئی مگر خداوند یسوع مسیح کے دنیا میں ظاہر ہونے سے ہزارہا صدہا برس پہلے اُس کی سب باتوں کی خبر مخبروں سے دی گئی جو حرف بحرف بموجب پیشینگوئی کے اپنے اپنے وقت پر پوری ہوئی۔

امر سویم۔ وہ سب سلسلۂ آدم میں ہوکر حسب نسب سے پیدا ہوئے مگر خداوند یسوع مسیح کی پیدایش آدم کے سلسلہ کے اندر نہیں بلکہ معجزانہ طور سے ہوئی جس کے سبب سے خداوند یسوع مسیح گناہ کی آلایش سے بالکل پاک و قدوس تھا اور وہ گناہ سے کسی طور سے خالی نہ تھے مگر خداوند یسوع مسیح میں کوئی گناہ پایا نہ گیا۔

امر چہارم۔ اُن کی کتابوں میں بے نقص تعلیم اول تو ہی نہیں اگر کچھ ہی تو وہ صرف اخلاقی اور انسانی طبیعت اور مزاج کے موافق ہی مگر خداوند یسوع مسیح کی تعلیم الٰہی احکام اور اعلیٰ نصیحت سے پُر ہی جس کو ہر زمانے کے لوگوں نے افضل مانا ہی حتیٰ کہ مخالفانِ دین نے بھی تسلیم کیا ہی ؛

امر پنجم۔ اور حامیانِ دین نے کوئی رفاہ عام معجزات نہیں کئے جیسے کہ خداوند یسوع مسیح نے ایسی کثرت سے دکھلائے۔ اندھوں لنگڑوں۔ لنجوں ٹنڈوں اور کوڑھیوں کو چنگا کیا اور مُردوں کو قدرت سے جلایا بھوکوں کو کھلایا۔ سمندر کی لہروں کو تھمایا اور ہوا اور آندھی کو ٹھہرایا وغیرہ وغیرہ۔

امر ششم۔ وہ سب اپنی اپنی موت سے مر گئے اور قبروں میں خاک ہو گئے مگر خداوند یسوع مسیح اگرچہ گنہگاروں کے عوض میں صلیب پر چڑھایا گیا اور مارا گیا پر اس کے بدن نے سڑاہٹ نہ دیکھی مگر تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا۔

امر ہفتم۔ اُن کی موت کے بعد اُن کا پھر کچھ کام باقی نہیں رہا پر خداوند یسوع مسیح خود کہتا ہی کہ میں زمانے کے آخر ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں اور کہ وہ جب سے آسمان پر صعود فرما گیا ہی تب سے سفارش کا کام ایمانداروں کے لئے کرتا رہتا ہی۔

امر ہشتم۔ پھر اُن کا کچھ پتا و نشان دنیا کو نہیں ملتا لیکن خداوند یسوع مسیح کی نسبت لکھا ہی کہ وہ پھر آسمان سے دوبارہ آنے والا ہی۔

امر نہم۔ ان کی پھر کچھ خبر نہیں لیکن خداوند یسوع مسیح کی بابت خبر ہی کہ وہ دنیا کا حاکم بھی ہی اور عدالت کے تخت پر بیٹھکر دنیا کی راستی سے عدالت کرے گا ؛

امر دہم۔ یہہ بھی صاف لکھا ہی کہ خداوند یسوع مسیح سلامتی کا شاہزادہ ہی اور اس کی سلطنت ابدی ہی وہ ابد تک حکومت کا عصا ہاتھ میں رکھیگا اور سب کچھ اس کے قدموں کے نیچے آجاویگا ایسے واقعات دوسرے حامیانِ دین اور بانیان مذہب کے حال میں پائے نہیں جاتے پس خداوند یسوع مسیح کو اُن سب پر فوقیت حاصل ہی اور یہہ بات بالکل سچ اور برحق ہی جیسا کہ انجیل مقدس میں مرقوم ہی کہ یہہ دیانت کی بات اور بالکل پسند کے لایق ہی کہ مسیح یسوع گنہگاروں کے بچانیکو دنیا میں آیا اور پھر لکھا ہی بالاتفاق دینداری کا بھید بڑا ہی یعنے خدا جسم میں ظاہر کیا گیا روح سے راست ٹھہرایا گیا فرشتوں کو دکھائی دیا غیر قوموں میں اُس کی منادی ہوئی دنیا میں اُس پر ایمان لائے جلال میں اُٹھایا گیا۔

اب انصاف کی نظر سے محقق بنکر اگر کوئی دیکھے تو وہ فوراً قایل ہو جاویگا کہ ضرور جس میں یہہ تمام باتیں خصوصیت کے پائی جاتی ہیں سچ و برحق نجات دہندہ ہی جس پر ایمان لانے سے نجاتِ ابدی اور خوشی سرمدی حاصل ہو سکتی ہی۔

راقـــــــم

جے۔ ایس۔ لودیانہ

ایک مشہور ممتحن ہی

یقیناً اِس ممتحن کا نام سُنکر طلبا مدرسۂ عالم کے



ہوش وحواس باختہ ہوجاتے ہیں۔ اس کے رعب داب کا کیا بیان کروں میں خود اس وقت کانپتا ہوا "ہم اور ہمیں اور ہمارا" ان تینوں الفاظ سے دست بردار ہوکر "میں اور مجھے اور میرا" استعمال کرنا چاہتا ہوں تاکہ ممتحن صاحب کہیں اس ہیچمدان پر بھولنے کا الزام نہ کھڑا کردیں اور مبادا میری ساری امیدیں اُن کے حسد کی گرمی سے ایک دم میں پگھلکر چٹان پر سے نیچے گر پڑیں اور بجائے ایسی سخت اور سفید برف کے جو پتھر سے بھی نہیں ٹوٹ سکتی خودبخود گدلا سا پانی ہوکر حسرت اور یاس کی صورت اختیار کریں اور بہ نکلیں۔ سُنئے میاں حسد ممتحن صاحب کا محرر ہے اور جہاں تک مجھے ان کے دورہ کا حال معلوم ہے میں عرض کردیتا ہوں۔

ا۔ یہہ ممتحن صاحب پہلے پہل جس مدرسہ کا ملاحظہ کرنے گئے وہ "ب۔ اے۔ سکول" (باغ عدن) کا مدرسہ تھا وہاں لڑکے اور لڑکیاں باہم تعلیم پاتے تھے گو تعداد طلباے ظاہراً بہت زیادہ نہ تھی اور صرف ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہی سارے کے سارے سکول میں نظر آتے تھے پر پرنسپل صاحب اسکول کو پورا پورا علم تھا کہ اس مدرسہ کے طلباء کی تعداد بہت جلد بڑھجاویگی اور نیز مدرسہ کی جگہہ بھی تبدیل کرنی پڑیگی اس لڑکے کا نام آدم اور لڑکی کا نام حوا تھا گو وہ میاں بیوی تھے پر بھائی بہن کی طرح رہتے تھے پس یہہ ممتحن صاحب جن کا نام "پیچھے معلوم ہوا" کہ شیطان ہے سانپ کی شکل اختیار کرکے سکول میں پہنچے۔

شیطان (محرر میاں حسد سے مخاطب ہوکر) اِن طلبا کو ذرا بھی تمیز نہیں کہ کپڑا کس چڑیا کا نام ہے یہہ کیسے بیہودہ ہیں کہ عریانی کو اپنا لباس سمجھتے ہیں اور پرنسپل صاحب سے بیحجابانہ گفتگو کرتے ہونگے۔

میاں حسد۔ ہاں صاحب یہہ سچ ہے پر اب وقت فرصت ہے دیکھئے وہ لڑکی اکیلی بیٹھی ہے پس آپ اپنا کام شروع کردیجئے۔

تب ممتحن صاحب (سانپ) سرکتے سرکتے اس بھولی بھالی معصوم لڑکی "ہماری ماما حوا" کے پاس آ پہنچے۔

سانپ۔ کیا یہہ سچ ہے کہ خدا نے تمہیں اس باغ کے ہر ایک درخت کا پھل کھانے کے لئے ممانعت کردی ہے۔

حوا۔ باغ کے اور درختوں کا پھل تو بیشک ہم کھاتے ہیں مگر صرف اس درخت کا پھل کھانے کے لئے "جو کہ باغ کے بیچوں بیچ ہے" خدا نے ہمیں منع کیا ہے بلکہ چھونے کی بھی اجازت نہیں دی کیونکہ اس کے کھانے اور چھونے میں ہماری مرگ کا اندیشہ ہے[1]۔

سانپ۔ تم ہرگز نہ مروگے بلکہ خدا جانتا ہے کہ تم اُس کے کھانے سے بینا اور خدا کی مانند نیک وبد کے تمیز کنندہ بنجاوٴگے۔

سانپ کی خوشامد آمیز گفتگو نے حوا کی عقل پر بھی پردہ ڈال دیا اور جونہی اُس نے اُس درخت کی طرف دیکھا تو دیکھنے میں خوشنما تو تھا ہی پر بغیر کھائے کے اچھا (مزیدار) اور عقل بخشنے میں خوب معلوم ہوا تب اس نے اس درخت کے پھل میں سے کچھ کھایا اور اپنے خاوند کو بھی دیا اور خاوند نے بھی کھایا تب تو دونوں ہی کی آنکھیں کھل گئیں اور معلوم ہوا کہ ہم ننگے ہیں اور اپنے لئے پتوں کو سی کے کپڑے بنائے اور پرنسپل صاحب (خداوند خدا) کی آہٹ سُنکر باغ کے درختوں میں چھپے۔ دیکھئے اِس پھل نے کیسی عقل بخشی کہ اس ہمہ جا حاضر وناظر ہستی (خداوند) ہی سے درختوں میں چھپنا چاہتے ہیں اور ہماری ماما حوا جس پھل کو مزیدار سمجھ بیٹھی تھی کیسا بدمزہ ثابت ہوا اور نیز وہ کپڑے بنا کر بھی اپنے آپ کو ننگا رکھتے ہیں۔ جیسا کہ آگے ظاہر ہوگا اتنے میں پرنسپل صاحب بھی آ پہنچے۔

پرنسپل۔ ارے آدم تو کہاں ہے جس کے یہہ معنے ہیں کہ "کیا میں تجھے نہیں دیکھتا کہ تو درختوں میں چھپکر پناہ مانگتا ہے اور اس پناہ گاہ کو میری آنکھوں سے پوشیدہ تصور کرتا ہے" جیسا کہ بعض اوقات دیدہ ودانستہ کوئی بزرگ باپ خورد سال بیٹے سے یہہ سوال کردیتا ہے کہ تو کون ہے جس حالت میں کہ وہ بیٹا اپنے منصب اور قدر کو نہیں پہچانتا گو کہ باپ کو معلوم ہے کہ یہہ میرا بیٹا ہے یا کوئی حاکم اپنے ماتحت کو ناموزون جگہہ میں کھڑا دیکھکر سوال کرتا ہے کہ تو کہاں ہے گو کہ وہ حاکم جانتا ہے کہ یہہ ناموزون جگہہ ہے۔

آدم۔ میں نے باغ میں تیری آہٹ سُنی اور ڈرا اور میں اپنی عریانی کے باعث سے چھپ گیا۔

پرنسپل۔ تجھے کس نے جتایا کہ تو ننگا ہے "یہہ بھی ویسا ہی سوال ہے پر آگے جاکر حل ہوجاتا ہے" کیا تو نے اُس درخت سے کچھ کھایا کہ جس کی بابت میں نے تمہیں منع کیا تھا۔

آدم۔ ہاں صاحب اس عورت نے جسے تو نے میرا ساتھی کردیا مجھے ممنوعہ درخت کا پھل دیا اور میں نے کھایا۔

[1] بھولی بھالی عورت خداوند کے ضروری فتویٰ کو ایک اندیشہ تصور کرتی ہے کیونکہ سانپ کی جادو بھری تقریر نے اس کو یہہ ثابت کر دکھلایا کہ وہ اس کا ہمدرد ہے ؛

پرنسپل (عورت سے مخاطب ہوکر) تونے یہہ کیا کیا؟

عورت۔ مجھے سانپ نے بہکایا اور میں نے کھایا۔

دیکھئے کھلانیکی بابت پھر بھی کچھ جواب نہیں دیا۔ سچ ہو کہ ملزم سے پورا پورا جواب بھی نہیں بن پڑتا ہر ایک ملزم اپنے قصور کو دوسروں پر تقسیم کرکے خود سبکدوش ہونا چاہتا ہو کہ کچھ تو سزا کا بوجھ کم ہو جائے اور اسی طرح عدالت کے دن ہر ایک ملزم اپنے دشمنوں اور دوستوں کے برخلاف سچ سچ بیان کریگا پر پھر بھی اپنی نسبت لاجواب ہوگا؟

پرنسپل۔ (ان ہر سہ سے مخاطب ہوکر) پس متحن ملعون ہوگا اور عورت شوق سے محکوم ہوگی اور آدم مشقت سے روٹی کھائیگا۔

(۲) پھر یہہ ممتحن صاحب معہ اپنے محرر میاں حسد کے دوسرے مدرسہ میں تشریف لے گئے وہ ایک مکتب تھا جہاں پر صرف ایک ہی طالب علم ایوب نامی تعلیم پاتا تھا گو ممتحن صاحب نے بہت سے مدرسے ملاحظہ کئے پر میں طولِ کلام کے باعث مختصر طور پر بیان کرتا ہوں ممتحن صاحب نے خفیہ خفیہ اس مدرسے کا ملاحظہ کیا چونکہ طلبا سے ممتحن صاحب کی زبانی گفتگو نہیں ہوئی اس لئے میں بھی اس کو قلم انداز کرتا ہوں پر میں اتنا جتا دیتا ہوں کہ ممتحن کے اس معائنہ سے ممتحن کی اور بھی بے اعتباری ہوئی پر ایوب پاس ہوگیا۔

(۳) اب ممتحن صاحب بڑی شان و شوکت کے ساتھ بلکہ کلام اللہ کی بھی ایک جلد ساتھ لیکر تیسرے مکتب میں پہنچے اس مکتب کی تعداد طلبا اگرچہ بہت کم تھی صرف ایک ہی طالب علم یسوع مسیح نامی نظر آتا تھا پر حقیقت تو یہہ ہے کہ اسی طالبعلم کی لیاقت اور طاقت میں ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں استاد اور معلم اور ہیڈ ماسٹر اور انسپکٹر اور ڈائرکٹر پوشیدہ تھے یہہ ایک غریب خاندان کا لڑکا تھا پر حاکم اور عامل اور بادشاہ اور شاہنشاہ اس کی دولت اور حشمت میں نہاں تھے یہہ طالب علم جبکہ بالکل چالیس دن کا بھوکا اور نیز بیابان میں تھا ممتحن صاحب جا پہنچے۔

ممتحن صاحب (شیطان)، لڑکے یسوع کو بھوکا دیکھکر" اگر تو خدا کا فرزند ہے تو اس پتھر کو نان بنالے۔

یسوع۔ "کلام اللہ کھولکر" انسان صرف نان سے نہیں جیتا بلکہ خدا کے منہہ کی ہر ایک بات (کلام اللہ) سے جیتا ہے۔

شیطان۔ "کلام اللہ کھولکر" اگر تو ابن اللہ ہے تو ہیکل کے کنگورے پر سے نیچے گر پڑ کیونکہ لکھا ہے کہ وہ تیرے لئے اپنے فرشتوں کو فرمائیگا اور وہ تجھکو ہاتھوں پر اُٹھا لینگے تاکہ ایسا نہ ہو کہ تیرے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس لگے۔

یسوع۔ "کلام اللہ کھولکر" پر یہہ بھی لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو مت آزما۔

شیطان۔ اگر تو مجھے گر کے سجدہ کرے تو دنیا کی ساری بادشاہتیں اور اُن کی شان و شوکت تجھے دونگا۔

یسوع۔ "کلام اللہ کھولکر" اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی بندگی کر۔

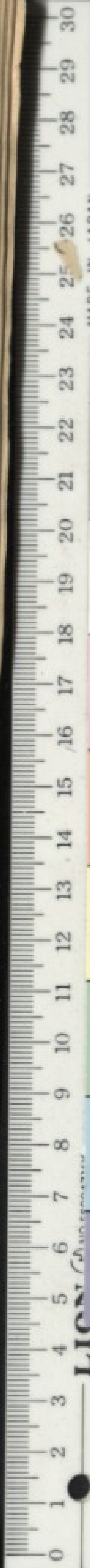
پس یہہ ممتحن صاحب اس امتحان کے لینے کے بعد مدت تک اس سکول میں پھر نہ آئے اور آئے بھی تو شرمساری پر شرمساری اُٹھائی اور روانہ ہوئے پر باوجود ایسی ذلت کے آج تک ان کا دورہ ختم نہیں ہوا وہ ہر ایک مدرسہ کا ملاحظہ اور معائنہ خفیہ طور پر کرتے پھرتے ہیں اے طالب علمو ہوشیار ہو جاؤ کیونکہ مخالف ممتحن صاحب شیر ببر کی مانند کونے کونے میں ڈھونڈتے پھرتے ہیں کہ کسی کو پھاڑ کھاویں ہاں ناصر اور ظفر یاب اور ڈگری یافتہ اُستاد خداوند یسوع مسیح کی شاگردی کی پناہ میں آؤ تب پرنسپل صاحب (خدا باپ) تمہاری مدد کریگا اور تم آخر تک کامیاب ہی ہوتے رہوگے جب تک کہ پوری پوری ڈگری حاصل نہ کرلو۔

راقم

دینا ناتھ شاد لودیانہ

پرسبٹیریل مشنری اور الوداعی جلسۂ تھانیسر

ہمارے بہت سے مسیحی واعظین کی طبیعت میں یہہ خیالِ خام ایک ایسا جگہہ پایا ہوا ہے کہ اگر وہ کسی یوروپین یا امریکن مشنری کے بجائے کسی ہندوستانی مشنری کی زیر نگرانی خدمت کریں تو یہہ اُن کی بےعزتی اور کسرشان ہوگا ایسے بیہودہ خیال والوں کے لئے کیا کہا جائے ضرور یہہ ایک نکما خیال ہے جو ہمارے سلف سپورٹ اور کامیابی کی خدمت میں ایک سدِ راہ کا باعث ہو رہا ہے نیز ہم مسیحیوں کے لئے ایک خاص روک و دیوار خداوند کی خدمت میں پڑا ہوا ہے اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جب دو مختلف جگہہ یا علیحدہ علیحدہ مشنز (Missions) کے واعظوں میں باہمی



گفتگو ہوتی ہے تو زید بکر سے دریافت کرتا ہے کیوں بھائی آپ کس مشنری صاحب کی زیر نگرانی کام کرتے ہیں؟ اس پر بکر بیچارہ صاف دل جواب دیتا ہے بھائی صاحب۔ ایک ہندوستانی پادری صاحب ہیں جنکے پاس میں الہی خدمت کر رہا ہوں۔

ہندوستانی پادری صاحب کے نام کا سُننا پھر دیکھیے کہ زید کس حقیر نگاہ سے بکر کو دیکھتا ہے اور ناک بھوں چڑھاتا ہے*۔

ناظرین ذیل کے حالات کے پڑھنے سے معلوم کریں گے کہ ایک ہندی مشنری اپنے ہم وطنی بھائیوں کو ساتھ لیکر خداوند کا جلال ظاہر کرنے میں کس طرح ہمہ تن مصروف رہتا ہے۔ گذشتہ سال ۲۲ستمبر ۱۸۹۹ء کے پرچے میں ہم نے بعنوان پرسبیٹیریل ورکرس سمر سکول تھانیسر ایک آرٹیکل دیا تھا جن کے دلوں پر اس مضمون کی تصویر جمی ہوئی ہوگی وہ میرے اس ذیل کے مضمون سے بہتر لطف اُٹھائینگے۔

ایک عرصے سے نور افشاں اور رسالہ مسیحی کا طوطی یہہ صدائیں دے رہا تھا کہ معزز پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ تھانیسر سے لاہور تبدیل ہوگئے بلکہ اگلے پرچے میں تو رسالہ مسیحی صاف ہی خبر دے چکا۔

۲۲ مئی ۱۸۹۹ء بروز پیر بودیانہ پرسبیٹیریل یوم مشن کے ورکرس کی جانب سے پادری صاحب موصوف کی خاطر تھانیسر میں ایک الوداعی جلسہ فراہم ہوا اس موقع پر ورکرس کی صلاح اور مشورہ کے مطابق لائسنشیئٹ اڈون جانسٹن چُنے گئے کہ پادری صاحب موصوف کی خدمتوں کے اظہار میں ایک تحریری ایڈرس پڑھکر سُناویں اور اس محبت کی نشانی کو دیویں جس سے یہہ ہمیشہ اپنے فیلڈمیں ورکرس کو یاد رکھیں اس ایڈرس کا جواب اپنے ایک جیترہ اور محبت آمیز تقریر میں دیا آخری مرتبہ کارندوں کو پھر یاد دلایا کہ وہ خداوند یسوع مسیح کے قد اور نمونے کو کس طور سے اپنے سامنے رکھیں۔ بعدہ شکر گذاری کے چند کلمات کے ساتھ نشانی (پریزنٹ) قبول فرمائی۔ پادری۔ بی۔ بی۔ رائے صاحب اس میٹنگ کے میر مجلس مقرر ہوئے تھے سو آپ نے بھی اپنی ڈیوٹی کے مطابق چند الفاظ زبان حال سے حسب موقع بیان فرمائے۔

جلسہ دعا و پاک کلام کے پڑھنے سے شروع ہوا اور گیت۔ غزل۔ بھجنوں کے گانے نیز شیرینی وچار کے تقسیم کے بعد ختم ہوا۔

میں اسوقت بخوفِ طوالت اس ایڈرس کو بجنسہٖ درج نہیں کر سکتا مگر اس آرٹیکل کے آخر میں اس کی چند ایک باتوں کا ذکر وُنگا۔

ایک مرتبہ ناظرین نور افشاں میں سے بہتوں نے سُنا ہوگا کہ تھانیسر (بت کدہ) میں تجویز ہوئی کہ یہوواہ کی ہیکل تعمیر ہو اب اس کار اہم کو پادری صاحب پورا اور گرجا گھر کی افتتاح ہی کر کے گئے۔

جو جو دقتیں اور تکلیفیں انہیں اس گرجے کی تعمیر میں اٹھانی پڑیں اُسے ہی خوب جانتے ہیں جب تک کہ آپ نے اس مبارک کام کا انجام نہ دیکھلیا تب تک سلیمان کی طرح متردد و پریشان ہی رہے گرجے کی تعمیر کے چندہ کرنے اور عمارت کے سامان کے مہیا کرنے میں جو وقت اُنہیں صرف کرنا پڑا ہے ہم تو بھلا نہ دینگے۔

تھانیسر جیسی جگہہ (جہاں ہر سمت و ہر قوم کا آدمی جمع ہوتا ہے اور جو بُت پرستی کا مخزن ہے) کے سورج گرہن کے میلے اور پہیوہ لاڈوہ کے میلوں میں جس جس ڈھنگ سے اُنہوں نے انجیلی پیغام اپنے ماتحت واعظوں کو ساتھ لیکر سُنایا وہ لوحِ دل سے مٹ نہیں سکتا۔

آپ ہمیشہ ایک غیرتمند خادم کی مانند ہر وقت مستعد رہے جب کبھی کوئی رکاوٹ واقع ہوئی جو اُن کی خدمت میں دیوار بنے تو آپ نے کبھی ان مشکلات کا خیال تک بھی نہ کیا ایک مرتبہ ان کا دلبند لختِ جگر سخت بیمار پڑا وہی وقت دورہ بانگر کا تھا (یہہ ایک الہی خدمت میں بھاری روک آئی) پر آپ اپنے عزیز کو خداوند کے ہاتھوں میں بیمار سونپ کر انجیل ہاتھ میں لے کارندوں کی ٹولی کے ہمراہ بانگر کے دورہ پر سدھارے*۔

آپ مہا بھارت کے لق و دق بیابانوں میں خداوند یسوع مسیح کے نام کو لئے پھرے اور حتی الوسع کوشش کرتے رہے کہ کوئی قوم پیارے یسوع کے نام سے اور اس کو شفیع المذنبین قبول کرنے میں پیچھے نہ رہے۔

آپ کا دستِ مبارک جیند سے شاہ آباد اور پہیوہ کے دیہات سے لاڈوہ کی سرحد کے پار تک انجیل شریف کو لئے پھرتا رہا۔

کارندوں کے ساتھ آپ نے ایسی خوش خلقی خوش مزاجی ہنس مکھ طبع سے سلوک اور برتاؤ کیا کہ

نوٹ*۔ میں کسی بھائی پر حملہ کرنیکی غرض سے اس آرٹیکل کے لکھنے میں قلم نہیں اُٹھاتا اور نہ کسی بھائی کا دل دکھایا چاہتا ہوں۔ مگر صرف مسیحی واعظوں کو اپنا بھائی نیز ہم خدمت جانکر مذکورہ بالا سطور لکھدیں تاکہ وہ جو اس خیالِ خام میں ہیں اپنی غلطی معلوم کریں۔

*راقم کا یہہ منشا نہیں کہ کسی مشنری کی خدمتوں کا مقابلہ دیگر مشنری کے کام سے ہو مگر صرف اظہار سچائی مدنظر ہے۔ اور بس۔

جس سے اب واعظین آپ کی جُدائی اپنی بدبختی اور لاہو کی کلیسیا کی نیک بختی تصور کر رہے ہیں۔

آپ ہمیشہ اس فکر میں رہے کہ کسی نہ کسی طور سے کارندوں کو آپ سے روحانی فیض پہنچے اور ایسا ہو ابھی کسی ورکرس کی جسمانی ترقی بھی کبھی نظرانداز نہیں کی ہمیشہ اُن کی خوشی و خرمی میں دلپسند طور سے ہمدرد رہے۔

کارندوں کی بیماریوں اور غموں میں ہر وقت ہر روز تیار رہے کہ ان کی تکلیف کو ہلکا کریں اور ہر قسم کی تسلی و تشفی کو کام میں لاتے رہے غرض کہ کبھی عظمت سے کام نہ لیا اور نہ دباؤ کو آنے دیا۔ بلکہ بزرگانہ شفقت اور برادرانہ الفت سے ہر ایک کو انجیلی فرائض بر لاتے رہے اور خداوند کی خدمت میں لگاتے رہے۔ اس ضلع میں آپ کی خدمت کے ایام ½ ۳ برس کے قریب ہیں۔

آخرش ۲۴ رمئی بروز بدھ کو پادری بی۔ بی رائے صاحب کو عارضی طور پر چارج دیکر (کیونکہ یہہ کچھ ہی ہفتے اس ڈیوٹی کو انجام دینگے) لاہور میں معہ اپنے بال بچوں کے تشریف لے گئے اور دیہات کے کارندوں کو جو ریلوے سٹیشن تھانیسر پر الوداع کہنے کو حاضر تھے آٹھ آٹھ آنسو بہاتے ہوئے چھوڑ گئے اس وقت کون سی آنکھ ہوگی جس سے اشک جاری نہ ہوں۔

فیلڈ کے ورکرس یہہ معلوم کر کے کہ ریورنڈ مسٹر کے۔ بی۔ سرکار (حال مقیم سہارنپور) ایک مُحسن۔ ہمدرد۔ ذی علم۔ باتجربہ۔ مسیحی بزرگ ہیں اور چند ہفتوں کے بعد سپرنٹنڈنٹ مشنری کے عہدہ پر ممتاز ہونگے اپنے کملائے اور مرجھائے ہوئے دلوں کو تازگی دیتے ہیں۔ یہہ دعا کرتے ہوئے۔ کہ خداوند مہربان پادری طالب الدین صاحب کی خدمت کی مانند آپ کے کام کو بھی بارآور و ثمرور کرے۔ اے۔ جے

توریت اور نبیوں کا خلاصہ

پس جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں ویسا تم بھی اس کے ساتھ کرو (کیونکہ توریت اور نبیوں کا خلاصہ یہی ہے (متی ۷ باب ۱۲ آیت)

یہہ ایک سنہلا قانون ہے جو ہر ایک انسان کے لئے بڑا ہی مفید ہے اور یہہ ہر ایک کی خواہش ہے کہ اور لوگ ہم سے محبت کریں مگر اُس کے ساتھ یہہ بھی ہے کہ ہم بھی ان کے ساتھ ایسا ہی کریں افسوس لوگ اس قانون پر عمل نہیں کرتے یہہ تو چاہتے ہیں کہ کوئی ہمارا دشمن نہ ہو مگر آپ بہتوں کے دشمن ہیں جب آپ بہتوں کے دشمن ہیں تو ضرور اور لوگ بھی آپ سے دشمنی کرینگے بہت لوگ چاہتے ہیں کہ کوئی ہماری چیز نہ چُراوے مگر آپ دوسروں کی چیزیں چُراتے ہیں کوئی نہیں چاہتا کہ مجھ کو کوئی مارے مگر آپ دوسروں کو مارتے اور ان کا گلا گھونٹتے ہیں کوئی نہیں چاہتا کہ کوئی آدمی مجھ کو گالی دیوے مگر آپ سارا دن گالی دوسروں کو دیتے رہتے ہیں غرض جو کچھ ہم چاہتے ہیں کہ لوگ ہمارے ساتھ کریں ہم اُن کے ساتھ نہیں کرتے تو پھر کس طرح ہم دوسروں سے محبت کی امید رکھ سکتے ہیں جب خود ہم میں ہی محبت نہیں ہے کیونکہ لکھا ہے۔ پر تعلیم توریت (حقیقی محبت سے انجام پاتی ہے جو کہ پاک دلی اور نیک نیتی اور بیریا ایمان سے ہوتی ہے (۱ تمطاوس ۱ باب ۵ آیت)

خداوند مسیح نے اپنے پہاڑی وعظ میں فرمایا (کیونکہ توریت اور نبیوں کا خلاصہ یہی ہے ساری بائبل صرف ایک بات میں ختم ہے یعنے (محبت) کیونکہ خداوند نے حضرت موسیٰ کو توریت میں بذریعہ الہام یوں فرمایا تو اپنی قوم کے فرزندوں سے بدلا مت لے اور نہ اُن کی طرف سے کینہ رکھ بلکہ تو اپنے بھائی کو اپنی مانند پیار کر میں خداوند ہوں) احبار ۱۹ باب ۱۸ آیت اور پھر رسول روح کی ہدایت سے نامہ گلتیوں میں یوں کہتا ہے (اس لئے ساری شریعت (یعنے توریت) اسی ایک بات میں ختم ہے تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو (گلتیوں ۵ باب ۱۴ آیت)

اب ہم ذرا سوچیں کہ اس قانون پر کون عمل در آمد کرتا ہے جب ہم اپنی طرف اور اوروں کی طرف خیال کرتے ہیں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ اس قانون پر کوئی عمل درآمد نہیں ہے جب عمل درآمد نہیں ہے تو پھر توریت یعنے شریعت کی تکمیل نہیں ہوتی ماسوائے اس کے ہم دیکھ چکے ہیں کہ ہر ایک آدمی کی خواہش تو یہہ ہے کہ جیسا ہم چاہتے ہیں لوگ ہم سے کریں مگر آپ اپنی ہی خواہش کے برخلاف کرتے ہیں تو پھر جب یہہ معاملہ ہے تو سب بنی آدم نے خدا کی شریعت توڑی اس واسطے مسیح دنیا میں آیا کہ وہ اس قانون کو پورا کر کے بنی آدم کو شریعت یعنے توریت کی لعنت سے چھڑاوے خداوند مسیح نے جیسے فرمایا ویسے عمل کر کے دکھایا جیسے لکھا ہے اس نے گناہ نہ کیا اور نہ اس کے منہ میں چھل بل پایا گیا وہ گالی کھا کے گالی نہ دیتا تھا اور دکھ پا کے دھمکاتا نہ تھا بلکہ اپنے تئیں اس کے جو راستی کے ساتھ عدالت کرتا ہے سپرد کرتا تھا (۱ پطرس ۲ باب ۲۲ و ۲۳ آیتیں

مسیح خداوند نے سب کچھ ہمارے واسطے پورا کر کے اب ہم کو یہہ ہدایت فرمائی ہے کہ جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں تم بھی ان کے ساتھ ایسا ہی کرو جیسا لکھا ہے خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل سے اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری سمجھ سے پیار کر پہلا اور بڑا حکم یہی ہے اور دوسرا اس کی مانند ہے کہ تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو

انہیں دو احکام پر ساری شرع اور سب انبیا کی باتیں موقوف ہیں (متی ۲۲ باب ۳۷ سے ۴۰ آیت تک)

اب اِن سب مذکورہ باتوں کا نتیجہ ایک لفظ میں ہی یعنے محبت جس میں محبت ہی اس نے شریعت کو پورا کیا مسیح محبت ہی جس میں مسیح ہی اُس نے ساری شریعت کو پورا کیا ہی شریعت ہم سے ٹل نہیں جاتی مگر شریعت مسیح میں تکمیل پاتی ہی جیسے لکھا ہی سوائے آپس کی محبت کے کسی کے قرضدار نہ رہو کیونکہ جو اوروں سے محبت رکھتا ہی اس نے شریعت کو پورا کیا ہی اس واسطے یہہ حکم جو ہیں کہ تو زنا نہ کر قتل نہ کر چوری نہ کر جھوٹی گواہی نہ دے لالچ نہ کر اور جو حکم ان کے سوا ہوں ان کا خلاصہ اس ایک بات میں ہی کہ اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو کرتا ہی محبت وہ ہی جو اپنے پڑوسی سے بدی نہیں کرتی اس واسطے محبت رکھنا شریعت کا پورا کرنا ہی رومیوں ۱۳ باب ۸ سے ۱۰ آیت تک)

تمام توراۃ اور نبیوں کا خلاصہ مسیح ہی کیونکہ مسیح نے سب کا خلاصہ ایک بات میں نکالا اور اس پر عمل کرکے اس کو پورا کیا اب جو مسیح میں ہی وہ بذریعہ محبت کے شریعت کو پورا کرتا ہی کہ وہ اپنے سے انکار کرکے اوروں سے محبت رکھتا ہی موسیٰ نے تو اپنی قوم کے فرزندوں سے محبت رکھنے کی ہدایت کی مگر مسیح نے دشمنوں سے محبت رکھنے کی ہدایت کی اور اس کو کرکے دکھایا جو مسیح میں ہی وہ اوروں سے بلکہ دشمنوں سے بھی محبت رکھتا ہی یوں شریعت کی تکمیل ہوتی ہی اور جو مسیح سے دور ہیں وہ شریعت کی لعنت کے نیچے ہیں اور جو مسیح میں ہیں شریعت کی لعنت سے بری ہیں اب آؤ ہم سب حاصل کلام سُنیں خدا سے ڈر اور اس کے حکموں کو مان کہ انسان کا فرض کلی یہی ہی واعظ ۱۲ باب ۱۳ آیت کو بغور ملاحظہ فرماوَ۔

راقم

جان کینڈل واعظ انجیل شادیوال

مُعافی

بحیثیت گنہگار اول ضرورت معافی ہی معافی خدا ہی عطا کر سکتا ہی جیسا کہ کلام مقدس میں مسطور ہی "مبارک وہ جن کے گناہ بخشے گئے اور خطائیں ڈھانپی گئیں مبارک وہ شخص جس کے گناہوں کا حساب خدا نہ لیگا۔ رومیوں ۴: ۷ و ۸۔" اس برکت کو ابھی حاصل کر سکتے ہیں "ہم اس میں ہو کے اس کے خون کے وسیلہ سے چھٹکارا یعنے گناہوں کی معافی اس کے فضل کی دولت کے مطابق پاتے ہیں۔ افسیوں ۱: ۷ یہہ آیت اُن کے لئے جو ایمان میں نہایت ہی کمزور ہیں اور ان کے لئے جن کا ایمان مسیح میں مستحکم ہی ایک ہی حالت رکھتے ہیں جیسا کہ ۱۔ یوحنا ۲: ۱۲ میں بھی مذکور ہی "بچو میں تم کو لکھتا ہوں کیونکہ تمہارے گناہ بخشے گئے"۔

(۱) معافی خدا کے فضل کا ایک فعل ہی جو گنہگاروں کی حالت پر از ملالت پر کی جاتی ہی۔ خدائے تعالیٰ کی معافی کے کام میں ہمیں نہیں چاہئے کہ ہم کسی طرح کی رنگ آمیزی کریں خواہ توبہ سے یا گریہ وزاری سے دعاؤں سے ریاضت سے غرض کہ ایک بشر یکصد روپیہ کا مقروض ہی لیکن اسکے ادا کرنے کی استعداد نہیں رکھتا قرض خواہ رحم کی نظر سے دیکھکر اس کو بخش دیتا ہی اس بخشش سے مقروض پر اس قدر اثر نہیں ہوتا جس قدر کہ قرض خواہ پر ہوتا ہی اس نے جب کہا کہ میں نے تجھے بخشدیا۔ تو معافی کا کام پورا ہو چکا قرض بلاشک مقروض کے لئے بلائے عظیم بے درمان ہی۔ جس سے کہ اس کا دل دست آرام سے باہر ہی لیکن جب کہ قرضخواہ نے اس کو ۱۰۰ روپیہ بخشدیا تو قرض بالکل دور ہو گیا کوڑی کوڑی ادا ہو گئے اِس بات کا سبب یہہ نہیں ہی کہ مقروض کو جو کچھ محسوس ہوا بلکہ اس سبب سے جو کہ قرض خواہ نے کیا۔

(۲) معافی فضل کا کام ہی جو کہ منجانب اللہ ہی۔ ہمارے کوئی وسایل نہیں ہیں ہم گناہ کے ہاتھوں بک چکے ہیں اور اب ہم میں استعداد نہیں کہ ایک بھی ایسا نیک کام کریں جس سے خدا کی مہربانی کے مستحق ہوں لیکن برعکس اس کے ہم ہر روز ہر گھڑی اپنی زندگی بھر گناہوں کا قرضہ روز افزوں کرتے جاتے ہیں تاہم ہمارے گناہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں خدا کا بے انتہا فضل معافی کے لئے کافی وشافی ہی ہمارا منجی دو قرضداروں کا ذکر کرتا ہی جن میں سے ایک پانچسو دینار دھارتا تھا اور دوسرا پچاس۔ لیکن جب ادا کرنے کی توفیق نہ تھی قرض دونوں کو بخشدیا گیا اور اس مقام پر وہ یہہ ظاہر کرتا ہی کہ وہ شخص جس کے گناہ زیادہ ہیں اس کو چونکہ گناہ کا زیادہ علم ہی اس لئے وہ خدا کے بے انتہا فضل سے بھی زیادہ واقفیت رکھتا ہی اب جب کہ ہم کو یہہ معلوم ہو گیا کہ گناہوں کی معافی فقط خدا کے مفت فضل پر موقوف ہی تو یہہ لازم ہی کہ ہم دریافت کریں کہ

(۳) وہ کون سی چیزیں ہیں جو گنہگاروں کے سدّراہ ہیں تاکہ وہ گناہوں کی معافی کے علم کو حاصل کریں۔

(الف) کبر جو کہ ہماری اصلی حالت کے ہم پر ظاہر ہونیکا مانع ہی اور ہم پر ہماری مطلق مفلسیت اور

حالتِ بیچارگی سب سے بڑی رُکاوٹ ہی تجبر انسان کو اس کے اعمال کی طرف متوجہ کرتا ہی اور حتی کہ شیطان اس گناہگار کو یاس کے سمندر میں دھکیل دیتا ہی ایسا ہی جب زمانہ سلف میں جسوقت نبی اسرائیل ملک مصر میں بحالت غلامی اینٹیں بنایا کرتے تھے اور ان کے داروغہ کار اُن کو کوڑے مار مار کر کہا کرتے تھے جس وقت کہ وہ بھوسہ کے بغیر اینٹیں نہیں بنا سکتے تھے کہ تم سست ہو تم سُست ہو۔

اینٹیں بنانے سے بنی اسرائیل غلامی کے گھر سے آزاد نہ ہوئے اور ایسا ہی نیک اعمال گناہگار کو اس کے گناہوں سے بری نہیں کر سکتے فضل نے اہل اسرائیل کو آزادی بخشی اور فضل روح کو بھی آزاد کرتا ہی معافی کو اپنے افعال سے حاصل کرنا روحانی غلامی ہی خدا کسی آدمی کا مقروض نہیں ہی اس کو سُنو جو کچھ کہتا ہی۔ رومیوں ۴: ۴ و ۵ اب کام کرنے والے کو مزدوری دینا اس کی بخشش نہیں بلکہ اس کا حق ہی پھر اس کے لئے جو کام نہیں کرتا بلکہ اس پر جو گناہگار کو راستباز ٹھہراتا ہی ایمان لاتا ہی اسی کا ایمان راستبازی گنا جاتا ہی۔"

(۴) ایمان اور فضل خلط ملط نہیں ہو سکتے۔

انسان کے اعمال کی زہر کا ایک قطرہ جو خدا کے فضل کے پیالہ میں گرتا ہی خدا کے فضل کی حقیقت کو ضایع کر دیتا ہی خدا اُس کی بات کو روا نہیں رکھ سکتا کہ انسان اس فضل کی معافی کو اپنے کسی کام کی ملاوٹ سے ضایع کر چکا ہی۔ رومیوں ۱۱: ۶ اگر فضل سے ہی تو اعمال سے نہیں نہیں تو فضل فضل نہ رہیگا۔ راقم۔ مرزا حفیظ الدین ؛

آریونکا خدا خالق نہیں

آریوں کی تعلیم میں بہت بڑا نقص یہہ ہی کہ وہ خدائے تعالیٰ کو ارواح اور اجسام کا خالق نہیں مانتے اُن کے زعم میں تمام چیزیں یعنے روح انسانی اور مادہ انادی ہیں پس جبکہ یہہ تمام چیزیں خدائے تعالیٰ کے احاطہ قدرت سے باہر ہوئیں اگر اُن کے پرمیشر کا مرنا بھی فرض کریں تب بھی روحوں اور جسموں کا کوئی ہرج نہیں کیونکہ ان کا پرمیشر صرف ایک معمار کی مانند ہی جو اینٹ اور گارہ سے کسی عمارت کو بناتا ہی اپنی قدرت سے نہیں بنا سکتا اور معمار کے مرجانے سے یہہ ضروری نہیں کہ تمام عمارتیں جو اس نے بنائی ہوں اُس کے ساتھ ہی گر جائیں اسی طرح اگر آریوں کا پرمیشر مرجائے تو اس کے مرجانے سے دوسری چیزوں کو کچھ بھی صدمہ اور نقصان نہیں پہنچ سکتا کیونکہ جو چیزیں پیدا ہونے میں خدا کی محتاج نہیں وہ قایم اور زندہ رہنے میں بھی اس کی قدرت اور قوت کے سہارے کی احتیاج نہیں رکھتیں برخلاف اس کے مسیحی تعلیم میں خدا تمام چیزوں کا خالق ہی جس کا مفصل حال پیدائش کی کتاب کے پہلے باب میں مرقوم ہی اور دیگر مقامات میں بھی خالقیت کا ثبوت موجود ہی۔

افسوس کہ آریوں کا ویدک دھرم خدا تعالیٰ کی خالقیت سے انکار کر کے کامل عرفان اور پورے گیان سے ہزاروں کوس دور رہ گیا اور ہر چند کہ آریا سب سے زیادہ فلسفہ اور منطق کا شور و غل مچاتے ہیں لیکن دقیقہ شناس اور نکتہ رس بخوبی جانتے ہیں کہ یہہ بالکل ڈھول میں پول ہی۔ (رامانند)

نوٹس

ہمارے پاس اکثر شکائتیں نہ ملنے اخبار کی بابت پہنچی ہیں لہذا اُن سب کے جواب میں تحریر ہی کہ نہ تو ہمارا قصور ہی اور نہ ڈاکخانہ لودیانہ کا۔ آپ اپنے اپنے ڈاکخانہ سے معلوم کیا کریں۔ کیونکہ ہمارے دفتر سے برابر لگاتار اخبار روانہ کیا جاتا ہی اور حسب الاطلاع خریدار کے پتہ بھی تبدیل کیا جاتا ہی لیکن یہہ سچ ہی کہ بعض چھوٹے چھوٹے ڈاکخانوں میں نہایت لاپرواہی اور بے احتیاطی ہوتی ہی جو کہ مدرسوں کے متعلق ہیں ؛

المشتہر

اڈیٹر نورافشاں

واقعات اور رائیں

بمبئی کی انڈین کرسچن ایسوسی ایشن کی سالانہ رپوٹ میں ہم کو یہہ پڑھکر خوشی ہوئی کہ ایسوسی ایشن نے بڑے غور اور بحث کے بعد گورنمنٹ کی خدمت میں ایک میموریل بھیجا کہ سرکار مہربانی کرکے پروٹسٹنٹ انڈین کرسچین میں سے کسی شخص کو جسٹس آف دی پیس انتخاب کرے سرکار نے ایسوسی ایشن کے میموریل کو منظور کرکے مسٹر این ۔ ولنکر ۔ ایم ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل بی ۔ کے نام کو پیش کیا ہے۔

افسوس ہے کہ پنجاب کی انڈین کرسچین ایسوسی ایشن اس قسم کے معاملات کی نسبت بالکل غافل ہے اس ایسوسی ایشن میں پنجابی مسیحیوں کی قومی بھلائی کے لئے سوائے تعلیم حاصل کرنے کے لئے چند وظایف مقرر کردینے کے اور کسی بات کی طرف توجہ نہیں کی جاتی آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ مدراس کی انڈین کرسچن ایسوسی ایشن مسیحیوں کے قانون وراثت کی طرف متوجہ ہے اور اس کے لئے ایک بڑا جلسہ کیا گیا ہے جس کا ذکر ہم پچھلے پرچے میں لکھ چکے ہیں خدا کے فضل سے پنجاب کے دیسی مسیحیوں میں بھی لایق اشخاص موجود ہیں اور ان میں سے کئی قانون وراثت کی نسبت دیسی مسیحیوں کی مشکلات کو سمجھتے ہیں کیا وہ پنجاب کی ایسوسی ایشن کی طرف سے گورنمنٹ کی خدمت میں میموریل نہیں بھیج سکتے؟

دیسی کلیسا کے انتظام کے مضمون پر آج کل مشن غور کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں چرچ مشنری انٹیلیجنسر میں چرچ مشن سوسائٹی کی پانچسالہ کانفرنس کا جو کچھ عرصہ ہوا الہ آباد میں منعقد ہوئی تھی حال شایع ہوا ہے اس کانفرنس میں اسکے متعلق دو مضمونوں پر غور کیا گیا۔

(۱) اول کہ دیسی کلیسا کا انتظام کانفرنس نے اس کی ضرورت کو محسوس کیا اور بالاتفاق راے قرار پایا کہ وقت آگیا ہے کہ پیرنٹ کمیٹی ہندوستان کی تبدیل شدہ حالت کا خیال کرکے ہندوستانی کلیسا کے آیندہ انتظام کے سوال پر غور کرے۔

(۲) وقت آگیا ہے کہ اب ہندوستان میں دیسی بشپ مقرر کئے جاویں۔

مسٹر ہارٹ صاحب نے جو اوٹکمنڈ و کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہیں ایک نہایت منصفانہ اور لایق تعریف کام کیا مارچ مہینے کی پانچویں تاریخ کو اتوار کے روز شام کے وقت ۔ سی ۔ ایم ۔ ایس ۔ کے چند مسیحی بازار کے میدان میں عبادت کررہے تھے کہ ایک شخص قریب آیا اور چلا چلا کر مسیحیوں اور اُن کے مذہب کے خلاف بکنے لگا اس نے واہیات کتاب بھی نکالی اور اس کو کھولکر زور زور سے پڑھنے لگا کہ جو کسی مسیحی کے سُننے کے لایق نہ تھی۔ ۲۶ اپریل کو مجسٹریٹ صاحب نے اس کا مقدمہ کیا اور دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند میں مجرم ٹھہرایا ہر جرم کے لئے اس کو چار چار ماہ کی قید ہوئی۔

لاہور کے مشہور اخبار ٹریبون مورخہ ۲۷ مئی سنہ ۹۹ء میں ایڈیٹر نے پنجاب کے مشنریوں کے کام کی تعریف کی ہے اور پوچھا ہے کہ کیا ہم مشنری صاحبان کے اس کام کے جو امرتسر سیالکوٹ اور حصار کے ضلعوں میں ہو رہا ہے یا اُن مسیحی بستیوں کے جو بٹالہ اور کلارک آباد میں قایم کی گئی ہیں یا واہگا کے یتیم خانے کے مقابلے میں کچھ کام دکھا سکتے ہیں؟

کرائسٹ چرچ کالج کانپور میں مسیحی لڑکوں کے لئے ایک جماعت کھولی گئی ہے جس میں اُن کو شارٹ ہنڈ لکھنا اور ٹائپ رائٹنگ کی کل کو استعمال کرنا سکھایا جاویگا ہمارے خیال میں لودیانہ اور انبالہ کے بورڈنگ سکولوں میں بھی اس قسم کی جماعتوں کا ہونا ضروری ہے آج کل سرکاری دفتروں میں ٹائپ رائٹنگ کا رواج ہوتا جاتا ہے اگر مسیحی نوجوان اس سے واقف ہوجاویں تو اُن کے لئے سرکاری دفتروں میں کام ملنے کا زیادہ موقعہ ہے ہم یہہ سنکر خوش ہوئے کہ لودیانہ بورڈنگ سکول کے پرنسپل صاحب اپنے سکول میں اس قسم کی کلاس کھولنے کی تجویز کررہے ہیں؟

اغلب ہے کہ منصوری کے ڈاکٹر کیلاگ مرحوم کی یادگار قایم کی جاویگی ایسے شخص کی جنہوں نے ہندوستان کے لئے اس قدر کام کیا ہے یادگار کا قایم ہونا بہت ضروری ہے یقین ہے کہ ڈاکٹر موصوف کی کوئی نہ کوئی یادگار ضرور قایم کیجاویگی ہماری راے میں بہتر ہے کہ ڈاکٹر کیلاگ کے نام سے ایک وظیفہ مقرر کردیا جاوے کہ جو ایسے مسیحی طالب علم کو دیا جاوے کہ جو اپنی زندگی کا فیصلہ کرلیوے کہ وہ ڈاکٹر کیلاگ کے نمونے پر اپنی زندگی انجیل کی بشارت اور تصنیف اور ترجمے کے کاموں میں صرف کریگا اور یہہ وظیفہ سہارنپور کی سیمنری میں دیا جاوے۔

امریکن پرسبی ٹیرین مشن کے فارن بورڈ کی طرف سے ڈاکٹر گلسپی کی جگہہ پادری اے ۔ ڈبلیو ۔ ہلسی صاحب ہند کے امریکن پرسبی ٹیرین مشن کے سیکرٹیری مقرر کئے گئے ہیں ۔ یقین ہے کہ اُن کے وقت میں ہندوستان میں اس مشن کے کام کی زیادہ ترقی ہوگی ۔ یہہ صاحب بڑے دیندار اور تجربہ کار ہیں؟

مخمّس طبعزاد شادؔ بر غزل سفیرؔ

صاحبِ مرحوم

اپنے ہلاک ہونے میں دیری ذرا نہ تھی
ناکام بخت اپنا تھا قسمت رسا نہ تھی
بسمل تھا نیم جاں کو تو چشم بقا نہ تھی
آزار سے گناہ کے ممکن شفا نہ تھی
عیسی کے خوں سوا کوئی اُسکی دوا نہ تھی

عصیاں کی اپنے پائی نہ ہرگز جو میں نے حد
تھا فکر دل میں یہہ ہی کہ اپنے ہیں کام بد
بیڑا ہو کیسے پار بھلا اپنا بے مدد
تھا خوفِ بازپرس گناہانِ لاتعد
اندوہ و یاس و رنج کی کچھ انتہا نہ تھی

بہر نجات جاتے تھے ہر اک سماج میں
مونس کوئی نہ ملتا تھا شیطاں کے راج میں
تھا سخت اضطراب ہمارے مزاج میں
پھرتے تھے مارے مارے تلاشِ علاج میں
اس بے خطا دوا کی خبر مطلقا نہ تھی

دار و مدار اپنا تھا اعمالِ نیک پر
ہاں فخر تھا حیات کا اعمالِ نیک پر
امید تھی بھروسہ تھا اعمالِ نیک پر
تھا آسرا نجات کا اعمالِ نیک پر
دنیا میں کوئی اس سے زیادہ خطا نہ تھی

شکر خدائے پاک کہ اب ہم ہیں بچ گئے
بخشا ہے آپ نے ابنؔ ہمارے ہی واسطے
گاتے ہیں گیت فضلِ خدائے رحیم کے
حاصل ہوئی صحت مددِ روحِ پاک سے
تقدیر ورنہ اپنی تو ایسی رسا نہ تھی

وہ ہی کلامِ پاک ہے وہ ہی ہے خود خدا
وہ ہی تو ابتدا میں خدا کے بھی ساتھ تھا
اس نورِ حق سے کون و مکاں میں یہہ پھیلا
ہے ہر سپہرِ فضل و عطا مظہرِ خدا
اوصافِ حق سے طبع بشر آشنا نہ تھی

توصیف کس طرح سے بھلا اُسکی ہو سکے
سجدہ کو جس کے سارے ملایک رہیں جھکے
رتبے اسی سے بڑھ گئے اس مشت خاک کے
انسانیت کو فخر ہے ذاتِ مسیح سے
عزّت تھی خاک کی مگر اس کی ذرا نہ تھی

تیرے عطا و فضل کا ہر جا ہے تذکرا
تجھ سا جہاں میں کوئی ہوا ہے نہ ہویگا
سب طرح کے مرض کی ہے لب میں ترے شفا
مُردہ کو زندہ کر دیا ابنِ خدا نے کیا
دارِ فنا میں جس کو امید بقا نہ تھی

تاریکیٔ گناہ مٹی۔ دن ہوا عیاں
آیا خدا کے فضل سے وہ نورِ دو جہاں
اے سونے والو سونے کا اب وقت ہے کہاں
یعقوب کے ستارے سے روشن ہوا جہاں
شمس و قمر میں اُس سے زیادہ ضیا نہ تھی

آزاد ہوں گناہوں سے رہتا ہوں خوش سدا
تیرے عطا و فیض نے بخشی مجھے شفا
بیشک بچانے والا تھا تو ہے شادؔ کا
دنیا و دیں کی نعمتیں بخشیں جو اے خدا
کیا یہہ دعا سفیرؔ کی صبح و مسا نہ تھی

ضرورت

۱ ۲

مونگ رسول ضلع گجرات کیلئے ایک پنجابی عیالدار واعظ انجیل کی ضرورت ہے تنخواہ مبلغ [illegible] ماہوار ہوگی درخواستیں معہ اسناد مجھ مشتہر کے پاس آنی چاہئیں۔ المشتہر آر۔ ایم پیٹرسن صاحب مشنری گجرات

ضرورت

۱ ۳

ایک عیسائی نوکر جو کہ ذات کا برہمن تھا خدمتگار یا بیرے کا کام چاہتا ہے اُس کی جورو گاؤں میں بائبل وومن کا کام کر چکی ہے اگر اسکی بابت زیادہ دریافت کرنا ہو تو مس ایم۔ ایس۔ ایل ہیرس فیض آباد سے خط و کتابت کریں۔

المشتہر مس ایم۔ ایس۔ ایل ہیرس فیض آباد

اشتہار

۳ ۳

ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی۔ گوڑگاؤں موچیخانہ کیلئے ایک مسیحی موچی اُستاد کی ضرورت ہے جو انڈسٹریل اسکول کے لڑکوں کو جوتی کا کام سکھائے نوکری کی تنخواہ اور شرائط پادری۔ ایس۔ ایس آلنٹ صاحب۔ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی سے دریافت کرو۔

المشتہر۔ پادری۔ ایس۔ ایس۔ آلنٹ دہلی

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹورکیپر۔ این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو۔

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہلِ شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہلِ شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپیونکی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی ایڈیٹر و منیجر اخبار نورافشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائیلی کے اہتمام سے چھپا۔